منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلانور یہ انجیل بے انجیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

انجام جو نیک است ز آغاز نکوتر

منشور محمدی

چو منشور ظلمت ز داد جہان | ز فضل خدا خلق شہر شد | ہمہ عندیات پوادر ازو | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت اگر بوصفش چند | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر | مطبوعۂ ۵ ـ شہر ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار رفیضہ

ہر شئی کو ہی خاص خاص یک مدت | ہے حمد خدا قلم کی لمت
پائین اس نے جو دو زبانین | بیکار انھین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکھتا ہی جو یہہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہہ وہ ہی کہ جس نے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوحہ زبر جد | منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ ای پیمبر | صدقے جاے فصیح تجھ پر
آغاز نے تجھ سے پایا انجام | انجام کو تو نے بخشا اعلام
تو جب سے ہی جب سے تو نہین تھا | رب کے کوئی روبرو نہین تھا
ای تجھ پہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے ازانا | منشور محمدی یہہ ممتاز
پر چہ ہی اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
جو تجھ پہ اوسکے یہہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدی مین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی | ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑھتے ہین اسکا ہر آن | راہب قیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین کے رد پر | نازان ہی بہت تری مدد پر
امت ہے تیری ہی امید | رکھیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہہ پکارے | ای مومنوای نبیؐ کے پیارے
دیکھو مرے مہتمم کے قسمت | حق نے اسے دی ہی کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تمکو قدردانی
ہے تمکو ضرور گر ہو دیندار | دل بیچ کے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملتا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق سشیوع مہتمم کو | فوراً زر نقد پانچ بھیجو
زر پا کے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا مجھے روانا
ہر عشرہ مین سال بھر تک اکبار | حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

حامدًا و مصلیًا

جناب مہتمم منشور محمدی بنگلور دام ظلکم -

پس از جانب شیخ محی الدین تسلیم بعد تعظیم - مندرجۂ ذیل مشود - اندنون بلا ترغیب و تحریص مشرف باسلام ہوے خداوند عالم حسنکتین ایمان کی ترقی دیوے آمین کنندا نامی کتین - شیخ عبد اللہ نام رکھا گیا - لکشمی دیوی کا نام عایشہ بی - فقط ازرہ الطاف درج اخبار کرین - زیادہ صاد والنون از کنیا نور تون

مجموعۂ بیبل مروجہ حال پر موحد جالندہر کے اعتراضات

واضح ہو کہ اخبار نور افشان لودیانہ مطبوعہ ۱۱ر اکتوبر ۱۸۸۳ء مین بصیغۂ مراسلات منجانب پادری رجب علی صاحب یہہ عبارت چھپی ہے کہ کتاب تبین الکلام مین انر بیل سید احمد خان صاحب بہادر نجم الہند لکھتے ہین کہ الکتاب کے تمام صحایف بعینہ ویسے ہی ہین جو ابتدا مین تھے بعد تحقیق اور ردو قدح کے لکھدیا ہے کہ ہان بے نقص اور بے تحریف اور بغیر کمی بیشی کے اصلی ہین الخ پادری صاحب موصوف کی یہہ تحریر اور یہہ اسناد سید صاحب ممدوح کے عقاند اور تحقیق کے خلاف ہے کیونکہ وہ اپنے کتاب مذکور اور علاوہ اسکے بے الہام درس اناجیل مین جو موجود ہین تبلاتے ہین اور مسیح کو خاص یوسف بخار کا بیٹا بتلاتے ہین اور لکھتے ہین کہ اوسمین کچھہ الوہیت نہ تھی افسوس ہے کہ جہان بیبل کا بے نقص اور بے تحریف ہونا بقول سید پادری صاحب نے لکھا تھا اوسمین مناسب

تھا کہ مسیح کی پیدایش پر جو سید کی تحقیق ہے وہ بھی تو لکھا ہوتا اور اگر واقعی سید صاحب اس مجموعہ بیبل کو جو اسوقت پادریون کے ہاتھ مین ہے بعینہ کتب آسمانی تصور کرتے ہین تو ہمارے ان چند اعتراضات کا جواب تحریر فرماوین اور پادری رجب علی اور اون کے پیرو بھی حضرات پوادران اعتراضات پر غور کرین - وہ یہہ ہین

۱- جو اصل مجموعہ کتب انبیا کا تھا وہ عہد سلاطین ماضیہ مین جلایا اور کھویا گیا اور اسکا وجود صحیفۂ جہان پر نرہا پھر جو اسکی نقل انبیا نے کی وہ بھی جلائی گئی اور ضایع ہوی

۲- جو کتابین اب مجموعہ بیبل مین ابتدائی کتاب پیدایش سے اخیر مکاشفات یوحنا تک پادریان فرقہ پروٹسٹنٹ نے جمع کر رکھی ہین انکی نسبت یقینًا معلوم نہین کہ کس کس شخص کی تصنیف ہین اور کس کس زمانہ مین لکھی گئین

۳- اس مجموعہ کی کتابون کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے سوا چوبیس کتابین اور بھی اسیطرح کی تھین جواب مفقود اور نایاب ہین معلوم نہین کہ یہودیون نے وہ کسطرح کھودین یا غایب کردین یا جلا کر نابود کین

۴- جو کتابین بالفعل مجموعہ مین شامل ہین تھین ہیت ابواب اور درس الحاقی ہین جو اصل مصنفون کی تصنیف نہین ہین اور نہ یہہ معلوم ہے کہ کس نے کس زمانہ مین اون کو ملا دیا ہے -

۵- اب تک بعضہ فرقہ ان کتابون سے علاوہ اور کئے کتابون کو سچی اور الہامی مانتے ہین اور مجموعہ بیبل مین شامل رکھتے ہین اور جو اس مجموعہ مین شامل ہین انمین سے کئے ایک کو جھوٹی اور جعلی سمجھتے ہین -

۶ - اس مجموعہ کی کتابون مین بھی متقدمین اور متاخرین کا باہم سخت اختلاف رہا ہے کس نے کس زمانہ مین کسی کتاب کو سچے اور الہامی شمار کیا جسکو دوسرے نے دوسرے زمانہ مین جھوٹی اور جعلی سمجھا اور کسی کو متقدمین نے جعلی اور جھوٹا ٹھہرایا تھا تو متاخرین نے اوسیکو سچا اور الہامی مان لیا -

۷ - اِن کتابون مین جنکو اب اکثر علما فرقۂ پروٹسٹنٹ سچی مانتے ہین بہت جگہہ ایسی عبارتین موجود ہین جنمین تحریف اور تغیر ایسا ہوگیا ہے کہ اوسکو اب تک رفع نہین کر سکتے اور کوئی نہین بتلا سکتا کہ وہ عبارت اصل کتاب کی ہے یا شرح کی یا غلطی کاتب یا اصلاح متعصبان دین سے بڑہائی یا گھٹائی گئی ہے -

۸ - ایک ہی مسئلہ اور ایک ہی بیان مین چند انبیا کے صحیفے باہم مقابلہ کرنے سے اسقدر اختلاف فاحش پائے جاتے ہین کہ بالکل ایک کو دوسرے سے مغایرت اور مباینت ہے علی الخصوص کرسون نامون کے بیان اور عمر بزرگون کی برسون اور بنی اسرائیل وغیرہ قومون کی تعداد اور وقایع کی تواریخ مین جو نہایت سنندی امور ہوتی چاہیے بالکل اختلاف ہے چنانچہ ہمنے اور ہمارے بھائی اہل اسلام نے اکثر اختلافات کو بطور نمونہ لکھا ہے جسکا دل چاہے اعجاز عیسوی اور کتب رد نصاری مین دیکھہ لے -

۹ - خدا کی ذات وصفات اور انبیا کے حالات مین ایسے ناشایستہ کلمات اور مذموم عادات اور ظلم اور جہل اور بداطواری اور بے وفائی اور فریب اور جھوٹ اور ریا اور زناکاری اور جبر اور دوسرے بے شمار حرکات ناملایم اُن کتابون مین درج ہین کہ ہرگز کوئی دانا بلکہ احمق بھی خدا کی ذات وصفات کو اون کج ادائیون اور بیحیائیون کے ساتھہ یاد نہین کر سکتا اور انبیا کی نسبت ایسے ایسے بیہودہ گمان اور بُرے خیال اپنے دل مین لا سکتا اگر حقیقت مین وہ باتین اور نکوہیدہ صفات کسی خدا مین موجود ہین جو پہلے موجود مین مذکور ہوے ہین یا انبیا مین وہ عادات اور خصائل تھے جو اس مجموعہ مین لکھے ہین تو نہ وہ خدا خدائی کے لائق ہے اور نہ وہ انبیا نبوت کے لائق اونکا کلام بالکل لغو اور پوچ ہے اور احکام سراسر فریب اور جھوٹہ - بالفرض اگر سیدان پادریون کے مانند اس مجموعہ کو اصل اور بے نقص سمجھے ہین تو اونکی عقل عجیب کو ہمارا سلام ہے -

۱۰ - علمای عیسائی کی روز بروز کی اصلاح اور ترجمون کی علی التواتر تغیر و تبدیل سے یہہ کتاب برای نام رہگئی ہے ورنہ اسقدر عبارات روز بروز اولٹی جاتی ہین کہ اصل کا نام بھی نہین رہا پہلے قدیمی ترجمون مین جسقدر خرابیان ہوتی رہی ہین اور جنکا ذکر اس اخبار منشور محمدی مین چھپتا رہتا ہے اوسکے علاوہ اب دن بدن حضرات پادری اصلاح کو لگے رہتے ہین اور جن مقامات سے محمدی لوگ کوئی بشارت لیتے ہین یا کسی مسئلہ دینے کا الزامی جواب یا اپنا ثبوت نکالتے ہین اوسکو پادریصاحب دوسرے چھاپہ مین ضرور بدل دیتے ہین یہہ عادت حضرات عیسائیون کی اسقدر بہ پیروی رواج قدیم بزرگان چلی آتی ہے کہ اسمین کسی وقت کوتاہی نہین

کرتے اپنی کتابین تو برکنار اس تحریف اور جعل نے تو اپنے
پاؤن پھیلائے کہ محمدی شاعرون کی کتابون مین بھی
بنام نہاد اخصاً اور انتخاب اسیطرح تحریف شروع کرکے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور انکی احادیث کا ذکر نکالتی
ہین یہان تک کہ کرما اور گلستان وغیرہ مشہور کتابون
مین سے یہہ باتین نکالی گئین جس تعصب اور عداوت سے
ان مشہور محمدی شاعرون کے کتابون مین تحریف کی جاتی
ہے اسی تعصب اور عداوت سے اپنے مذہب کی کتابون
مین کرتے رہے ہین اور ابتک کرتے جاتے ہین -

مرزا موحد جالندہری -

مکتی فوج کے لئے اور ایک کولایا ہون

کوئی میجر ٹکر سے جاکے کہدے
بہت یہہ کام آویگا تمہارے
برس چھتیس سے ہی یہہ کرانے
فرخ آباد کا ہی رہنے والا
پوا ور کے اسی نے کان کاٹے

گر مکتی فوج مین اسکو بھی لے لے
اسی مین یاد داؤن اور بیچ سارے
ہے اسنے ساری ہندوستان چھانے
صحیح النسب ہے اور ذات لالہ
بہت سے مشنون کے ہین مال چالے

یا حضرت ! سنئے اس مرتبہ دیر لگ گئی تو پرواہ نہین
آدمی بھی وہ دہونڈہ کر لایا ہون کہ ساری مکتی فوج کی
ناک - بجذا میجر ٹکر ہزار برس ٹکرین مارین تب بھی تو
ایسا لایق و فائق دیندار سچا اور روح القدس یافتہ
عیسائی نہ ملے - یہہ ہمارا ہی کام ہے کہ لے آئے - لے اب
توقف نہ کیجئے لفٹنی کا عہدہ بخش دیجئے - فراوڑانے
مین کسر کر جائیے تو ہمارا ذمہ - اچھا پہلے اس لیق واعظ
کے اسناد بھی ملاحظہ کر لیجئے - نام انکا گوردیال سنگھ
باپ کا نام نارائن چوبے والی رہنے والے قدیم فرخ آباد
خاص کے ہین ۳۶ برس گذرے جب پادری اسکاٹ
صاحب کے ہاتھ سے روح القدس کی ہدایت سے اصطباغ
پایا پھر دیرہ دون کو گئے وہان سے پادری اوڈ سیڈ کے
ہمراہ رجسنے ایک یوروپین جنرل کی بیٹی کا نکاح دینا کو
لالچ مین آکر کپورتھلہ ہندو مہاراجہ سے پڑھا دیا تھا چنانچہ
پہلے ہم اون کے لئے عہدہ جرنیلی کی سفارش کر چکے
ہین) کپورتھلہ مین پہونچے بیاہتا جورو کو بھی ہمراہ
لے نکلے تھے لہذا پادریون نے بڑی آؤ بھگت کی -
لالہ جی کو ابتدا ہی سے شراب اور بنگ چرس گانجہ
نوش کرنیکا نہایت شوق تھا اوسپر تنخواہ خاطر خواہ
ملنے لگی پھر تو کوئی دن وہ گلچھرے اوڑے کہ اللہ دی
اور بندہ لی دن مین پادری کے ساتھ کتاب سنانے
کو لعنون مین دم لگاکر خیالی پیلے گاتے - کچھ ہندی پڑھے
ہین اس لیاقت پر منشی جی مشہور ہوئے جب مہاراجہ
کپورتھلہ نے خفا ہوکر پادری اوڈ سیڈ کو نکالا تو یہہ
انکی بھی شامت آگئی تین تیرا ہوگئے بڑی محنتون سے
لاہور امریکن مشن مین سولہ روپیہ کی نوکری کتاب سنانے
کی ملی - جسجگہ کتاب سناتے وہین ذرا دیر بعد آفتاب
غروب ہونیکے بعد چرس اور بنگ کا ورد کرتے رندون
سے قاروره ملاتے رفتہ رفتہ پادری کو خبر ہوی نکالی گئے
گئے بال بچون سمیت امرتسر مین آئے وہان بھی دال
نہ گلی پھر دہلی مین پہونچے پادری وسٹر صاحب کو دام
فریب مین پھنسالیا از سر نو واعظ مقرر ہوئے مگر
عادتین کہان جاتین بنگ - شراب - چرس کے سوائے
یہان چانڈو کے بھی مرید تھے ہر چند پادری تار چند

نے سنبھالا مگر سنتا کون تھا آخر یہان سے بھی دھتا
بتلائے گئے - پھر تو میرٹھہ - بلند شہر روڑکی اور نہ
معلوم کہان کہان پھرے مگر کسی پادری نے موہنہ
نہین لگایا ہار گرد یرہ دون مین اوسی پرانے یار اودھ
سیتہ کے پاس پہونچے مشن مین تو وہ نوکری
ندے سکا مگر کہا کہ کچھہ کام کرو مین مدد دونگا لالہ نے
جوتیون کی دوگان لگانی جسپر اپنے نوجوان لڑکی کو
جو تھوڑی سی انگریزی بھی جانتی ہے مقرر کیا آپ
جانتے ہین منصوری لندہور کے پہاڑون پر سیکڑون
انگریز جاتے ہین لالہ کی دوکان خوب چلی اور کیونکر
نہ چلتے چمڑے کی جوتی - خیر یہہ سب کچھہ ہوا مگر لالہ
کو مشن کا چسکا پڑا ہوا تھا پادریون کا مال مار
چکے تھے جو کہان سے آتا پھر نوکری کی دہن سمائی
راجپوتانہ مین نازل ہوے ہمارے پرانے یار تھے
ملے - ہمنے اور بھی یہان کے داؤ پیچ بتلادی لالہ پادری
کے پاس معقطع صورت بنا بغل مین انجیل دبا پہونچے
یہہ بات وہ بات یہان شہر اودی پور مین نئی مشن
قایم ہوی تھی پہلے ہی ایک واعظ کی ضرورت تھی
جہٹ لالہ کو رکھہ لیا لالہ ڈیرہ سے چارون بیٹون
اور بی بی کو بھی اودی پور مین لیگئے اور بڑے شہسے سے
منادی کرنے لگے ہندو مسلمان سب سے اڑ مرتے - چند
روز مین بی بی تو بعارضہ دمہ کہیت رہی اب لالہ پچاس
برس کے ہوے تو کیا معشوقہ بنا کب رہ سکتے تھے -
اودی پور مین پادریون نے ابھی ایک زنانہ اسکول
کھولا ہے اوسمین ایک بیوہ برہمنی بھی پڑہنے کو
آتی تھی لالہ کی نظر پڑگئی دل و جان سے اوسپر لٹو
ہو گئے مگر سفید ریش سے لوس کے آبا جان معلوم ہوتے
تھے پھر تو لالہ نے کالا موہنہ کیا اور برہمنی مذکورہ کی
مان سے کہا کہ تمہارے بیٹی کو ہماری نوجوان لڑکیون
کے پاس جو مدرسہ مین پڑہاتے ہین نوکر کردو یہہ
وہان پڑہیگی اور جب ہمارے لڑکیان مدرسہ مین
آوین تو کتابین وغیرہ لیکر ساتھ رہیگی ہم چار روپیہ
تنخواہ اسکو دیا کرینگے اور تمہارے واسطے بھی پادری
صاحب سے کہکر کچھہ روزینہ مقرر کرادینگے برہمنی بیوقوف
اون کے دام مین آگئی اور کیونکر نہ آتے حضرت نے
یہہ لفظ بھی تو کہا تھا کہ یہہ لڑکی جیسی تمہاری ہے ویسی
ہماری ہے غرضکہ برہمیا برہمنی نے جہٹ اپنے نوجوان
بیٹی کو مشن مین لالہ کے ہان بھیدیا جہان وہ انکی
بیٹیون کے پاس رہنے سہنے لگی ایک روز اونکی
بیٹیان تو پادری صاحب کے میم صاحبہ کے پاس گئی تھین
پیچھے سے لالہ نے میدان خالی جو پایا تو بیوہ برہمنی پر
چڑہ بیٹھے اور خوب ہی اناپ شناپ تتو دورایا
مدتون کی کسر نکالی - اسکے بعد سابقہ بی بی کے زیور
وغیرہ اشیاء اوسکو دکھلاکر کہا کہ اگر تو میرے ساتھہ
رہیگی تو یہہ سب تیرا ہی ہے - آپ جانتے ہین لالچ
بری بلا ہے وہ بھی حضرت کے پھندے مین پھنس
گئی دس پندرہ روز تو یونہی لالہ دن مین تو بازار
مین منادی کرتے شب کو اس برہمنی کو روح القدس
اور تثلیث کی تعلیم دیتے مگر حرام کب چھپتا ہے راز فاش
ہو گیا پر دس کے کرستانون نے تار لیا پادری تک

خبر پہونچی پادری نے فوراً برہمنی کو احاطہ مشن سے نکلوا دیا - پھر اوسکی ماں نے بارا کوس پر اپنے رشتہ دارون کے پاس اودے بھجوا دیا مگر لالہ کو چین کہان عشق کا تیر بوڑھا پے جگر کے پار ہو چکا تھا آفرین صد آفرین ہمچو پیرے کہ دم عشق زند بس غنیمت است + لالہ نے کسی آدمی کو وہان بھیجا جو راتون رات برہمنی مذکورہ کو وہان سے اودی پور مین لآیا ابتو لالہ کو دور کی سوجھی پادری سے کہا ہمکو چند روز کی رخصت دیجئے یہان ہمارا دل گھبراتا ہے اجمیر کے طرف جائینگے پادری نے جواب دیا صبر کرو پیچھے جواب لیگا لیکن لالہ کے پاس صبر کا کیا کام رات ہی کو بنا طے برہمنی کو لیکر چلدی اور اجمیر مین پہونچے یہان سے پادری کو خط لکھا مین بوجہ بیماری (واہ کیا بیماری ہے) وناسازی طبع آگیا ہون - عنقریب واپس حاضر خدمت ہوتا ہون - یہان لالہ نے چاہا کہ میرا نام ہنوا اور وہ عورت پادریون کے پاس جاکر مسیحی ہو جاوے پھر فوراً شادی کی درخواست کرکے مجھسے قارورہ ظاہرا لالی مگر یہان پہلے ہی خبر ہوگئی تھی دال نہین گلی پادری نے عورت کو احاطہ مین بھی گھسنے نہ دیا - ادہر اودی پور مین بھی حضرت کی خبر پیشتر جا پہنچی کہ عورت سمیت اجمیر مین رونق افروز ہین لہذا پہونچنے سے پہلے ہی پادری نے آپکا نام محنت روزگار کی کتاب سے مثل حرف غلط کے القط کر دیا چند روز بعد لالہ وہان پہونچے اور اپنی بریت مین تخییث کیا چولیٹ کی قسمین کہائین مگر جھوٹھ جھوٹھ ہی ہے پادری نے ایک نہ مانی اوسیدم مشن سے نکال باہر کیا اب اجمیر مین معشوقہ مذکورہ کو لئے ہوے موجود ہین اور سوچتے ہین کہ پھر کسی مذہب سے کوئی پادری ہتے چڑھے ابھی تک تو ہر طرف سے خشک جواب ملتے ہین لہذا ہمنے یہی صلاح ٹھہرائی کہ انکا نام کمپنی فوج کے دفتر مین لکہا جانا مناسب ہوگا اور نہین فی الحال لفٹنی ہی کا عہدہ سہی آخر ۶۰ برس سے روح القدس سینہ مین بھری ہے ضرور اس سے بھی بڑہکر کارگذاری دکہلا سکتے ہین -

راقم محمد مراد علی بیمار از اجمیر شریف -

مراسلہ

جناب مخدوم و مکرم مہربان اڈیٹر صاحب سلامت -

آپکی نہایت مہربانی ہوگی اور بندہ آپکا نہایت مشکور و ممنون ہوگا اگر آپ بندہ کے چند سوالات کو اپنی اخبار کے کسی گوشہ مین جگہہ دینگے -

سوال اول پیدایش ۱۷ باب ۲۰ - آیت مین لکہا ہے کہ خداوند تعالی نے حضرت اسمعیل کے ساتھ وعدہ کیا - کہ مین برکت دونگا - اور برومند کرونگا اور بہت بڑہاؤنگا اور اس سے بارا سردار پیدا ہونگے - اور ایک بڑی قوم بناؤنگا - لفظ برکت کی معنی نسل بڑہانے اور نبی پیدا کرنے کے ہین - دیکھو پیدایش اول باب ۲۲ آیت ۱۸ گلتیون ۳ باب ۱۴ آیت - اب بندہ کا سوال اس موقع پر یہہ ہے - کہ وہ کونسا نبی اسمعیل کی قوم سے پیدا ہوا ہے اسکا پتہ دینا چاہئے کیونکہ نسل بڑہانے کے لئے اور چار لفظ ہین - جیسا کہ آیت مذکور مین ہے -

سوال دویم کتاب استثنا کے ۳۲ باب ۲۲ آیت مین خدا تعالی بنی اسرائیل کو کہتا ہے کہ بنی اسرائیل سے

اپنا منہ چھپاؤنگا اور ایک بیعقل قوم کی طرف اپنا منہ کرونگا - اب میرا سوال اس موقعہ پر یہہ ہے کہ بیعقل قوم اس موقعہ پر کونسی ہے - یونانی قوم بیعقل قوم ہو نہین سکتی - دیکھو قرنتیون کے کتاب کا اول باب ۱۸ آیت -

سوال سیوم کتاب استثنا کے ۳۳ باب ۲ آیت مین لکھا ہے - کہ خداوند فاران پر ظاہر ہوا - اور لاکھون قدوسیون کے ساتھ آیا اور اوسکے دہنے ہاتھ مین ایک آتشی شریعت انکے لئے تھی - اسی مضمون کے متعلق حبقوق نبی کے ۳ آیت مین ہے کوہ سینا اور کوہ شعیر اور کوہ فاران جدا جدا وادیان ہے - دیکھو پیدایش ۱۴ باب ۶ و ۷ آیت اور فاران وہ مقام ہے جہان حضرت اسمعیل نے بود و باش کی دیکھو کتاب پیدایش ۲۱ باب ۲۱ آیت اب سوال بندہ کا اس موقعہ پر یہہ ہے کہ یہہ آتشی شریعت فاران پر کب ظاہر ہوے -

سوال چہارم یوحنا اول باب ۱۹ آیت و ۷ باب ۴۰ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک نبی کے منتظر تھے اور انکی تلاش مین تھے اور پھر اعمال ۳ باب ۹ آیت سے آخر باب تک معلوم ہوتا ہے کہ پطرس حواری بھی ایک نبی کا منتظر ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ضرور ہے خدا مسیح کو آسمان پر پکڑا رکھے - اسوقت تک کہ موسیٰ کے مانند نبی آجاے -

اب بندہ کا سوال اس موقعہ پر یہہ ہے کہ یہہ نبی کونسا ہے -

سوال پنجم یہوداہ کے خط عام اول باب ۱۴ آیت مین لکھا ہے کہ خنوک نامی جو آدم کے ساتوین پشت مین تھا اوسکی نبوت کی تھا اس نے پیشین گوئی کی کہ خداوند لاکھون قدوسیون کے ساتھ آتا ہے - خدا کا لاکھون قدوسیون کے ساتھ ظاہر ہونیکا بیان اوپر کے سوال مین ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ فاران پر ظاہر ہوا ہے اب بندہ کا اس موقعہ پر یہہ سوال ہے کہ لاکھون قدوسیون کے ساتھ ظاہر ہونیوالا کون ہے - اوسکا پتہ دینا چاہئے - جو صاحب جواب دینے کا قصد کرین انکو دو باتون کا لحاظ رکھنا چاہئے اول الفاظ شریفانہ ہون - دویم عبارت سلیس عام فہم ہو - فقط - الراقم نیاز مند نہال چند

اورون کی بدشگنی کے لئے اپنی ہی ناک کاٹ ڈالی

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✦ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ✦ ہم نے منشور محمدی مطبوعہ ۱۵ ماہ محرم الحرام ۱۳۰۱ھ کے پرچہ مین دیکھا کہ پادری ہیسٹی صاحب نے جو کلکتہ کے مشن اسکول مین رونق افروز ہین کچھ عرصہ گذرا کر اپنی دعظون اور تصنیفات مین علانیہ یہہ لکھدیا کہ "جو مرد عیسائی مذہب نہین وہ اپنی بیاہتا عورت کے ساتھ بھی صحبت کرنیکی حالت مین زناکار اور ناکارہ ہے اور جو عورت مسیحی نہین وہ طوایف کے برابر ہے" اس قول سے پادری صاحب موصوف کے اظہر من الشمس ہے کہ جو بچہ اس حالت مین پیدا ہو ولد الزنا ہو اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ جو لوگ پہلے عیسائی نہین تھے پھر انہون نے عیسائی مذہب اختیار کیا ہے وہ سب ایسے ہی ہون کیونکہ اگرچہ اب وہ عیسائی ہین مگر انکی والدین تو عیسائی نہین تھے وہ تو صحبت کرنیکی

حالت مین زناکار تھی پس جب یہہ ثابت ہوا تو ہم پادری صاحب موصوف سے خصوصًا کیونکہ یہہ فتوی انہی کا اختراع ہی اور باقی کرسچنون اور پادری صاحبون سے عمومًا کیونکہ پادری صاحب موصوف نے عدالت مین ثبوت پہنچنے کے وقت کہا تھا کہ "مینے یہہ بات اپنی طرف سے نہین کہی بلکہ انجیل اور توراۃ اور صحف انبیاء کے رو سے کہی ہے" اور اس مین کل عیسائی شامل ہین استغفار کرتے ہین کہ خدا کے وعدے سچے ہین یا جھوٹے شق اول مین کل پادری صاحبون کی کوشش اور کروڑہا روپیہ لوگون کے عیسائی کرنے کے واسطے صرف کرنا محض لاحاصل اور جو لوگ آج تک عیسائی ہوے ہین انکا مذہب تبدیل کرنا بالکل بیفائدہ گویا انکی یہہ حالت ہے کہ نہ دنیا ہی پوری رہی اور نہ دین ہی حاصل ہوا بیت گئے دونو جہان کے کامون سے ہم + نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم + دینا تو اس واسطے کہ بیچارون نے اپنے والدین اور اقربا اور رشتہ دارون اور دوست آشناؤن سے مفارقت اختیار کی اور دین اس لئے کہ عاقبت کو جہنم مین جائینگے اور علت غائی دین کی بجا اس سے ہی اور ہرگز انکی اطاعت ہی کرنی منظور ہونگی کیونکہ کتاب استثنا کے باب ۲۳ آیت ۲ مین خداوند کریم فرماتا ہے (حرامی بچہ خداوند کی جماعت مین داخل نہو اور اگر یہہ خیال ہو کہ اگرچہ ہم نہ بخشے جائینگے مگر ہماری اولاد تو ضرور بخشی جائیگی کیونکہ وہ تو عیسائی ہونیکی حالت مین پیدا ہوی ہے سو بھائیو یہہ بھی بالکل وہم اور انجیل سے ناواقفیت ہونیکی دلیل ہے- اس بات کا ہرگز دل مین خیال نہ لانا کیونکہ اسی کتاب کے اسی باب کے آیت ۳ کا خلاصہ یہہ ہے کہ حرامی بچہ خداوند کی جماعت مین داخل نہوگا پشت تک بلکہ کبھی داخل نہوا اس سے صاف ظاہر ہے کہ نہ تو وہ لوگ جنہون نے اور مذہب چھوڑکر عیسائی مذہب اختیار کیا ہے اور نہ اونکی اولاد اور نہ اونکی اولاد کی اولاد علی ہذا القیاس قیامت تک جتنی اونکی اولاد ہوگی ہرگز خدا کی جماعت مین داخل نہوگی اور شق دوم تو بالکل مردود ہے کسی فرقہ کے نزدیک مسلم نہین اور نہ عقل سلیم اسکو باور کرتی ہے کہ خداوند کریم جھوٹ بولی ہان اگر آپ کے پاس اس امر کی کوئی دلیل ہو تو پیش کرو انشاء اللہ تعالی جواب شافی دیا جائیگا- اب بطور خیرخواہی جملہ پادری صاحبان خصوصًا پادری ہیستی صاحب کی خدمت مین التماس ہے کہ جب غیر قومون کے عیسائی ہونے سے اونکو کچھہ فائدہ نہین اور نہ آپکو ہی فائدہ ہے بلکہ کروڑہا روپیہ صرف اسی مطلب کے واسطے خرچ کرنا اور ولایت سے یہان آکر طرح طرح کی تکلیفات کا برداشت کرنا اپنی بال بچون سے مفارقت اختیار کرنی اور نہ آب و ہوا موافق محض اپنا نقصان کرنا ہے بہتر یہہ ہے کہ یہہ روپیہ کسی اور کام مین جہان کچھہ فائدہ ہو خرچ کیا جاوے اور پادری صاحب ولایت مین اپنے بال بچون کے پاس رہا کرین ناحق انکی مفارقت سے اپنے آپ کو تکلیف نہ دین اور نیز جمیع کرسچن صاحبون کی خدمت مین عرض ہے کہ مال دنیا کا کچھہ اعتبار نہین سب کچھہ یہین پڑا رہیگا اور آپ کوچ کر جائینگے ایسی چیز پر

فریفتہ ہونا جسکا فانی ہوجانا اور ساتھ نہ دینا ایک یقینی
امر ہو عقلمندون کا کام نہین اور تقریر مذکورہ بالا
سے آپ سب صاحبون کو واضح ہوگیا ہے کہ آپکی تبدیلی
مذہب آپکو اور آپ کے اولاد کو کچھہ فائدہ نہین دیگی
اور نیز پادری صاحب کے قول سے خمنا یہہ بھی ثابت
ہوگیا ہے کہ وہ آپ سے آپ اپنا بری الذمہ ہونا ظاہر
کرتے ہین پس بہتر یہی ہے کہ اس دین سے دستبردار
ہو اگر اور کچھہ فائدہ نہوگا تو بارے اپنے عزیز و
اقربا لوگون کی طعن و تشنیع سے تو رہائی پاؤگے اور
بھائیو دنیا کے سب چیزین فانی ہین آؤ خدا سے ڈرو
خدا کا معاملہ بہت نازک ہے اور اسکے عذاب بہت
سخت ہین اب تو ہاتھ پاؤن ہین کچھہ نیکی کرلو اور راہ
مستقیم پر آجاؤ کل یہہ سب چیزین فانی ہوجائینگی-
بیت کنون ست کہ دست ست خاری بکن +
دگر کی برآری تو دست از کفن + اور مال دنیا
پر نازان نہو یہہ خدا سے غافل کرنیوالی چیز ہے
کچھہ کوشش کرو تاکہ خدا کے عذابون سے فلاح
پاؤ- **بیت** مال دنیا را بقای نیست انتم غافلون +
جہد کن تا تو نمانی در صف لا یعلمون + جب یہہ وقت
گذر جائیگا تو سوائے ندامت کے اور کچھہ حاصل نہین
ہوگا **بیت** چہ بندی دل درین دنیا کہ روزے
چند مہمانی + چو گاہ وقت مرگ آید خوری آندم
پشیمانی + بھائیو ہوش سنبھالو اور آنکھین کھولو
اور یکدم قبرستان مین جاکر اپنے عزیز و اقربا
اور بڑے بادشاہون اور امیرون اور وزیرون کے
قبرون کو ملاحظہ کرو جو بڑے بڑے شان و شوکت
دنیاوی رکھتے تھے اب وہ کہان ہین بعضون کا تو
نشان بھی نہین رہا کہ کہان دفن ہوے-
اور جو کچھہ تھا اسی جگہہ چھوڑ گئے ایک دن آپکا
بھی یہی حال ہوگا- کیون دیدہ و دانستہ اپنے آپ
کو دوزخ کی ایندھن بناتے ہو ؎ چو دیدی
بوستانہا را یکی گذر بگورستان + کہ گورستان
ہمی گوید بیا تا دوستان بینی + شہنشاہی کہ بر
قصرش ہزاران پاسبان بودی + کنون بر قبۂ
گورش کلاغان پاسبان بینی + وزیرا کہ در
دستش کلید گنجہا بودے + نگر در گنج تا بوتش
دو مشت استخوان بینی + بسے بادام چشمان را
کہ دیدی اندرین دنیا + ببین در خانۂ چشمش ز
موران کاروان بینی + ز غفلت خیز شو ہشیار
پند من بجان بشنو + کہ بار زندگی را تا کجا نام و
نشان بینی + الا خاقانی مسکین چہ بندی دل
درین دنیا + کہ تا چشم زنی برہم نہ این بینی نہ آن
بینی + ہمارے ان باتون کو بغور دیکھو اور
ان پر عمل کرو انشاء اللہ تعالی دونون جہان مین
فلاح پاؤگے ؎ بیفحت گوش کن جانان کہ
از جان دوست تر دارند + جوانان سعادتمند پند پیر
نمایند + اگر کوئی صاحب ہماری تقریر مذکور بالا سے رنجیدہ ہو تو
اسکا ہمپر ناراض ہونا بے محل ہے کیونکہ ہمنے کچھہ اپنی طرف
سے نہین کہا بلکہ جو کچھہ پادری ہیسٹی صاحب نے کہا تھا وہی
نقل کیا گیا ہے البتہ اسپر حوالہ کتب مقدسہ مسلمہ عیسائیون

کا دیا گیا ہے اگر ناراض ہونا ہو تو پادری صاحب موصوف اور اپنی کتابون پر ناراض ہون ہمارا اسمین کچھ قصور نہین جو کچھ ہے پادری صاحب ہی کا ہے ہمارا تو یہہ حال ہے کہ ہے یہہ گیند کی صدا جیسا کہی ویسا سنے ہم اپنی طرف سے کسی کو کچھہ نہین کہتے مَن ضَحَکَ ضَحِکَ خداوند کریم ہم سب کو سیدہے رستہ پر قایم رکھے آمین الراقم خاکپاے اہل اللہ الراجی الی رحمۃ اللہ عبدہٗ محمد رحمت اللہ بٹالوی خیرخواہ نصاریٰ +

نوٹس

قابل توجہ عیسائیان روے زمین میعادی ایک برس ارباب بصیرت پر پوشیدہ اور مخفی نہ رہے کہ عیسائیون کی کتب مسلمہ ہر چہار اناجیل مروجہ حال مین اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ "حضرت مسیح صلیب دئے گئے اور چونکہ وہ لکڑی پر لٹکائے گئے اسواسطے ملعون ہوے اور خدا تھے" اس عقیدہ کو ہر ایک عیسائی دل سے تسلیم کرتا ہے اور ساتھ ہی اوس کے عیسائیون کا قول ہے کہ یہہ وہی مسیح ہین کہ جنکا ذکر قرآن مجید مین آیا ہے اور مسلمان قرآن مجید اور نیز برنباہ حواری کے انجیل کے رو سے جسکے عبارت کو سیل صاحب قرآن انگریزی کے صفحہ ۴۴۳ سطر ۱۲ چیپٹر تھرڈ حصہ سویم تفسیر سورہ آل عمران مین نقل کرتا ہے۔ حضرت مسیح کو مصلوب اور ملعون اور خدا ہونے سے مبرا اور منزہ خیال کرتے ہین اور ان ہر چہار اناجیل کو محرف ثابت کرتے ہین اور حضرت مسیح کی نسبت اگر کوئی مسلمان مصلوبیت اور ملعونیت اور الوہیت کا قائل ہو تو اسکو دائرہ اسلام سے خارج اور بیدین سمجھکر محقر اور بے ادب خیال کرتے ہین کیونکہ وہ ایک ممتاز رسول کی ہتک اور بے عزتی کرتا ہے۔ عیسائی لوگ ہمارے رسول مقبول حضرت مسیح کے بابت جنکو قرآن مجید مین ایک معزز اور ممتاز نبی کہا گیا ہے کلمات مذکورہ بالا اطلاق کرتے ہین اسمین مسلمانون کی ایک بڑے مسلم اور ممتاز رسول کی ہتک اور کسر شان متصور ہے۔ کیونکہ ان کلمات کے استعمال سے اوس پاک نبی اور معزز رسول کے ازالہ حیثیت عرفی ہے۔ ہم اہل اسلام کو یہہ ہتک اور بے عزتی سخت دکھہ اور رنج پہونچاتی ہے اس واسطے ہم ناچار ہوکر نوٹس ہذا کے ذریعہ سے کل روے زمین کے عیسائیون کو توجہ دلاتے ہین کہ ہمارے رسول مقبول مسیح جنکا ذکر قرآن مجید مین ہے ملعون اور مصلوب ہونے اور الوہیت سے پاک و صاف ہین انکی نسبت عیسائیون کا کلمات مذکورہ بالا اطلاق کرنا اسلام اور اسلام والون کے ازالہ حیثیت عرفی کرنا ہے تعزیرات ہند مین لکھا ہے کہ جو شخص ایسے کلمات کہی کہ جس سے کسی متوفی کے نیک نامی کو نقصان پہونچتا ہو۔ اور اوس سے اسکے متعلقین کے دلون کو رنج اور دکھہ ہوتا ہو تو وہ ازالہ حیثیت عرفی ہے۔ عیسائیون کو لازم ہے کہ ایک مجلس مناظرہ منعقد کرکے خواہ کسی جگہہ ہو اہل اسلام سے اس بارہ مین گفتگو کرین اور جب تک ان باتون کو پایہ ثبوت تک نہ پہنچائین آیندہ ان کلمات کے استعمال اور اطلاق سے احتراز کرین ورنہ ہم اہل اسلام ناچار ہوکر عدالت

سے بصیغۂ خوشامد استغاثہ کرینگے اور اگر عیسائی لوگ مسیح متذکرۂ قرآن مجید سے اپنے مسیح کو غیر خیال کرتے ہین تو پھر اونکو باضابطہ مسلمانون کے جماعتون کو اس علیحدگی اور مغائرت سے اطلاع دینی چاہئے

الراقم مسلمان-

بقیۂ مباحثۂ اتفاقیہ

مگر اس بات سے انسان کا مجبور ہونا ثابت نہین ہوتا اور اونکی قسمت مین سخت عذاب کا وعدہ یا اُن کو جہنم کے لئے پیدا ہونا بیان کرنا تو سبب اوسی علم باری کے ہے جسکو ہمنے جواب دوم مین ثابت کیا ہی کہ اوس سے فاعل کی مجبوری لازم نہین آتی- چہارم یہہ کہ ہم اپنی طبیعت کیسی ہی بدی پر مائل پائین لیکن خود ہم اپنے آپ مین دو چیزین پاتے ہین ایک اوس کام کے کرنے کا ارادہ جسکو ہم کیا چاہتے ہین اور ایک وہ دلی سچائی جو ہمکو اوس کام کی بھلائی یا برائی بتلاتی ہے جسکو عوام الناس کبھی اس تقریر سے بیان کرتے ہین کہ دل پکڑا جاتا ہے ہم اوسکو نور قلب کہتے ہین- پس تمام انسانون مین یہہ دونون قوتین پائی جاتی ہین ہم یقین جانتے ہین کہ ہم ان دونون کو کام مین لانے پر قادر اور مختار ہین- پس اگر ہم نے اوس نور قلب کو بیکار چھوڑ دیا ہے تو ہم خود اپنے اختیار سے گنہگار اور مستوجب عذاب ہوتے ہین مگر جو کہ خدا السبحانہ کو جانتا ہے کہ کون اوس نور قلب کو کام مین لاویگا اور کون بیکار چھوڑ دیگا تو قبل وقوع اوس واقع کے بلا تشبیہہ مثل اوس کامل نجومی

کے فرما دیتا ہے کہ ہمنے بہتون کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہی اور بہتون کو بہشت کے لئے اور ہم یہہ بھی اپنے مین پاتے ہین کہ گو ہماری جبلت قوائی بہیمیہ کی ہے زور آور پیدا ہوئے ہون لیکن اگر ہم اوس نور قلب کو کام مین لائے جاتے ہین اور افعال ذمیمہ کو برا جانتے ہین اور اون کے کرنے پر دل مین ندامت پاتے ہین تو کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ قوائی بہیمیہ بالکل کمزور ہوکر اعتدال پر آجاتے ہین اور اوس نورانی قوۃ کی سلطنت سب پر ہو جاتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اون قوائی بہیمیہ کا زور و شور ہی نہین رہتا- مگر جب وہ نورانی قوت بیکار چھوڑی جاتی ہے تو وہ نہایت ہی کمزور رہتی ہے کہ گویا معدوم ہی ہو جاتی ہے- پس نہ کام مین لانا اوس نورانی قوت کا باعث عذاب کا ہے- پس اس تمام تقریر مذکورۂ بالا سے یہہ ہی نتیجہ نکلا کہ ان آیات قرآنی سے جنکا معترض نے ذکر کیا ہی اور نیز مثل اون کے جو اور آیتین ہین اون سے بھی انسان کا مجبور ہونا پایا نہین جاتا ہان اگر انسان کا مجبور ہونا ثابت ہو تو الزام ہو سکتا ہے پر عیسائیون کو تو تب بھی اعتراض کی گنجایش نہین کیونکہ اونکی پولوس مقدس نامہ رومیون کے ۹ باب کی ۱۸- آیت سے ۲۴ تک لکھتے ہین پس وہ یعنے خدا جسپر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سخت کرتا ہے- پس تو یہہ مجھہ سے کہیگا پھر وہ کیون الزام دیتا ہے کسنے اوسکے ارادہ کا مقابلہ کیا- ای آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہے کیا کاریگری کا یہ گر کو کہہ

سکتی ہے کہ تو نے مجھے کیون ایسا بنایا کیا کہار کا مٹی
پر اختیار نہین کہ ایک ہی لوندے مین سے ایک برتن
عزت کا اور دوسرا بے عزت بنادے اگر خدا
اس ارادہ سے کہ اپنا غصہ ظاہر کرے اور قدرت کو
دکھاوے قہر کے برتنون کو جو تباہ کرنے لایق تھے
نہایت برداشت کی اور اپنے بے نہایت جلال کو
رحم کے برتنون پر جو اوسنے حشمت کے لئے آگے
طیار کئے تھے کیا تو کیا ہوا انتہی۔
اب مین دوسرے اعتراض کا جواب تحریر مین لاتا ہون
اور ہر ایک منصف مزاج شخص سے انصاف چاہتا ہون
کہ وہ بلا تعصب کے خدا سے خوف کرکے انصاف فرماوین
کہ عیسائی لوگ جو یہہ کہتے ہین کہ محمد صلعم کا عشق زینب
رضی اللہ عنہا سے تھا اور یہہ ہی باعث تھا کہ محمد صلعم
کے نکاح کا۔ کہتا ہون کہ یہہ محض غلط بات ہی
کہ جو کوئی بھی زمانین گا اسلئے کہ اگر ایسا ہوتا تو
پہلے ہی سے آپ اونکو اپنے نکاح مین لاتی اور کوئی
امر مانع نہ تھا آپ کو اس سے پس زید سے وہ نکاح
کیون کرتی حالانکہ زینب رضی اللہ عنہا اور بھائی
اون کے عبداللہ ان دونون مین سے کوئی بھی
زید سے نکاح ہونے مین خوش نہ تھا جیسا کہ اوپر
مذکور ہوا جناب رسالت مآب نے خود ہی زینب کا نکاح
زید سے پڑھایا تھا اور حضرت ہی کے فرمانے سے
اونھون نے زید کو قبول کیا تھا جیسا کہ سورہ احزاب
کی ۳۶ آیت سے جو تفسیر کے اوپر بیان ہوا پس ظاہر
ہے کہ یہان عشق کا کچھ کام نہ تھا اور بعضے عیسائی
جو اس خام خیال کو پکاتے ہین اور عوام الناس کو
یون بہکاتے ہین کہ قبل از نکاح محمد صلعم نے زینب کا
جمال نہ دیکھا ہوگا بعد نکاح کے اونکا جمال دیکھا تو
محمد صلعم کو اچھا معلوم ہوا۔ کہتا ہون مین یہہ خیال
بھی محض غلط ہے کیونکہ زینب جناب رسول اللہ کی
پھوپھی کے بیٹی تھین کوئی اجنبی عورت نہ تھین جو
یہہ خیال دور از قیاس دل مین آوے یا یہہ گمان
باطل خاطر مین سماوے پس یہہ بھی عیسائون کی
دھوکہ دہی ہے اور بعضے عیسائی جو بازاردن مین
شور مچاتے ہین کہ محمد صلعم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے
نکاح کیا۔ حالانکہ آپ کے کوئی صاحبزادہ واران
سن زندہ نہین رہا جسکی بیوی سے نعوذ باللہ
آپ نکاح کرتے یہہ کیا دروغ بے فروغ ہے کہ
متبنے کو حقیقی سمجھنا جاہلون کے کام ہین اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے سورۂ احزاب مین۔ ما کان محمد ابا
احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۔ یعنے نہین
ہے محمد صلعم باپ تم مین سے کسی مرد کا ولیکن ہے
رسول اللہ اور خاتم النبیین اور ہے اللہ ہر چیز کا
جاننے والا اور کتب بیبل مین بھی کوئی حکم ایسا
نہین کہ جس سے ثابت ہو کہ منبتی اور صلبی برابر
ہین اگر ہو تو دیکھاؤ اور ہمارے سامنے لاؤ اور منہہ
سے بے دھڑک ایسا کہدینا کہ محمد صلعم نے اپنی بہو سے
شادی کی اور ایسے لوگون کو توریت مین واجب القتل
کہا ہے محض دروغ بے فروغ ہے۔ باقی دارد۔

مطبع بحر الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔